



سوال

(949) کلمہ گو مشرکین کو دعوت توحید دینے میں مشکلات

جواب

۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
۔ میں ایک بہت بڑی الجھن میں ہوں، وہ یہ کہ ہم جب کسی ایسے
۔ کلمہ گو مسلمان کو دعوت توحید دیں جس نے اپنا عقیدہ ظلم
۔ (شُرک) کے ساتھ آلودہ کر رکھا ہو تو ان کی طرف سے اہل سنت و
۔ الجماعت اہلحدیث پر "خوارج" کا الزام لگایا جاتا ہے، اور
۔ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ کافروں کے بارے میں نازل کی گئی
۔ آیتوں کا اطلاق کلمہ گو مسلمانوں پر کرتے ہیں، اور جب ان
۔ کو قرآن کریم کی آیات دکھائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ
۔ کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، محمد رسول اللہ ﷺ کی
۔ اُمت تو شرک کر ہی نہیں سکتی۔ تو شیخ اس بات کا کیا جواب
۔ دیا جائے اور کس طرح اس قسم کے لوگوں کو سمجھایا جائے۔
۔ جزاک اللہ خیرا
۔ وعلیکم السلام اسلامی عقائد و نظریات کی دعوت دینا،
۔ توحید باری تعالیٰ کا پرچار کرنا اور شرکیہ و کفریہ اور
۔ باطل نظریات کی تردید کرنا اور شرک و بدعات میں مبتلا عوام
۔ کی اصلاح کے لیے محنت و کوشش کرنا مستحسن فعل اور انبیاء و
۔ رسل کا منج ہے۔ علماء و صحلاء کو اس فریضہ سے ضرور عمدہ
۔ برآء ہونا چاہیے، لیکن ہمارے ہاں المیہ یہ ہے کہ کچھ دعوت
۔ دین کے شوقین نوخیز مبلغین جو عقائد و نظریات کی تعلیمات
۔ میں راسخ نہیں ہوتے، وہ فرط جذبات میں پڑی باتیں کہ جاتے
۔ ہیں اور کفر و شرک کے دائرہ کار سے باہر ہی نہیں آتے، جس سے
۔ دعوت کا سلسلہ رک جاتا ہے اور عامۃ الناس ایسے مبلغین کی
۔ بات سننا ہی گوارا نہیں کرتے۔ اس لیے ایک تو توحید کی دعوت
۔ دینے والے کو عقیدہ کے مسائل پر عبور ہونا چاہیے اور دوسرا
۔ اسلوب دعوت میں نرمی اور شائستگی ہونی چاہیے۔ دوسرا عامۃ
۔ الناس میں پھیلی یہ گمراہی کہ امت مسلمہ میں شرک کا وجود



< ہی ناپید ہے، یہ نظریہ و اعتقاد کتاب و سنت کی تعلیمات اور
< علمائے اہل السنہ کی آراء کے متضادم ہے، بلکہ کتاب و سنت
< کے دلائل کی رو سے جس سابقہ امتیں عقیدہ توحید ترک کرنے
< اور شرک و کفریہ اعمال جیٹھ عمل میں لانے کی وجہ سے شرک
< و کفر کا مرتکب ہو کر درگاہہ راہ ہوئیں، ایسے ہی امت
< مسلمہ بھی شرک و کفر کا ارتکاب کرنے سے مشرک و کافر قرار
< پائے گی، نیز کتاب و سنت کے دلائل میں کہیں بھی مذکور نہیں
< کہ امت مسلمہ شرک کی مرتکب نہیں ہو سکتی۔ اس کے برعکس کتاب
< و سنت کے دلائل میں یہ وضاحت موجود ہے کہ امت مسلمہ شرک کی
< مرتکب ہو سکتی ہے۔ دلائل حسب ذیل ہیں۔ (1) اللہ تعالیٰ نے امت
< مسلمہ کو شرک کی سنگینی سے آگاہ کرنے کی غرض سے اٹھارہ
< انبیاء کے ایک ساتھ ذکر کرنے کے بعد فرمایا: ”لو اشرکوا
< بحیث عنہم ما كانوا یعملون“ (الانعام: 88) اور اگر
< وہ (انبیاء) شرک کرتے تو ان سے وہ چیز اکارت جاتی جو وہ عمل
< کرتے ہیں۔ آیت کی تفسیر۔ غلام رسول سعیدی بریلوی صاحب
< لکھتے ہیں کہ اس آیت میں انبیاء علیہم السلام کی امتوں کے
< بحلیہ تعریض ہے کہ جب انبیاء علیہم السلام سے بھی اللہ
< تالی نے فرمادیا کہ اگر انہوں نے بالفرض شرک کیا تو ان کے
< نیک اعمال ضائع ہو جائیں گے تو ان کی امتیں کس گنتی، شمار
< میں ہیں۔ (بیان القرآن: 3/293) (2) حافظ صلاح الدین یوسف رقم
< طراز ہیں: بیخبروں سے شرک کا صدور ممکن نہیں، مقصد امتوں
< کو شرک کی خطرناکی اور ہلاکت سے آگاہ کرنا ہے۔ (تفسیر احسن
< البیان: 359) (2) دو سے مقام پر فرمایا: ”وَلَقَدْ اَوْحٰی
< اِلَیْکَ وَاِلٰی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ لَیْسَ
< اَشْرَکُتَ لِیَجْطُنَّ عَمَلْکَ وَ لَنْحُوْنَنَّ
< مِنْ اَنْحَا سِرِّیْن“ (الزمر: 65) اور بالتحقیق آپ کی طرف
< اور ان لوگوں کی طرف وحی کی گئی جو آپ سے پہلے تھے کہ اگر
< آپ نے شرک کیا تو آپ کے عمل ضرور ضائع ہوں گے اور آپ ضرور
< خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ اس آیت کی تفسیر میں
< غلام رسول سعیدی بریلوی رقم طراز ہیں: اس آیت میں تعریض ہے
<، ذکر آپ کا ہے اور مراد آپ کی امت ہے۔ یعنی اگر بالفرض آپ
< نے بھی شرک کیا تو آپ کے اعمال ضائع ہو جائیں گے تو اگر آپ



کے امت کے کسی شخص نے شرک کیا تو اس کے اعمال تو بطریق
اولیٰ ضائع ہو جائیں گے۔ (ہیمان القرآن: 10/293)۔ یہ آیت دلیل
ہیں کہ شرک انتہائی مہلک گناہ ہے اور امت مسلمہ کے کسی فرد
سے شرک کا ارتکاب اس کے سابقہ اعمال کی تباہی کا باعث اور
ہلاکت و بربادی کا شاخسانہ ہے۔ (3) آئینہ آیت واضح نص ہے کہ
اہل ایمان سے شرک کا ظہور ممکن ہے اور کامیاب وہ مسلمان
ہوں گے جو شرک کی آلائش سے پاک ہوں گے۔ اللہ تبارک و
تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ”الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ
يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ نَمُ
الْآمِنِينَ وَهُمْ مُنْتَدُونَ۔ (الانعام: 82) وہ لوگ جو
ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ ملتیں نہ کیا
انہی کے لیے امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ اس آیت میں
ظلم سے مراد شرک ہے، اس کی وضاحت آئینہ حدیث میں ہے ”عبد
اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی
”الَّذِينَ آمَنُوا، وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ“ تو اصحاب
رسول ﷺ پر یہ بات شاق گزری اور انہوں نے عرض کیا: ہم میں سے
کون ہے جو اپنے نفس پر ظلم نہیں کرتا؟ اس پر رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا اس سے وہ مراد (عام ظلم) نہیں جو تم سمجھ رہے ہو
، اس (ظلم) سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے لقمان کی وہ نصیحت نہیں
سنی جو وہ اپنے بیٹے کو کر رہے تھے ”یٰبْنِي لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ
إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ“ اے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک مت کرنا
، بلاشبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ (صحیح بخاری: 3429، صحیح
مسلم: 124) اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ امت مسلمہ سے شرک کا
ارتکاب ممکن ہے اور روز قیامت وہی مسلمان کامیاب قرار
پائے گا جو شرک کی نحوست سے محفوظ ہو اور اس آیت کے مخاطب
مسلمان ہی ہیں تبھی تو صحابہ کرام اس آیت کے نزول سے کبیدہ
خاطر ہوئے۔ اس میں ان لوگوں کے نظریہ کا رد ہے جو کہتے ہیں
کہ وہابی ان آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں جو
کفار کے لیے نازل ہوئی ہیں، جب کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام
اس آیت کا مخاطب مسلمانوں ہی کو سمجھ رہے ہیں۔ (4) فرمان باری
تعالیٰ ہے: ”فَاَجْتَبِئُوا لِلزُّلْمِ مِنَ
الْأَوْثَانِ وَاجْتَبِئُوا قَوْلَ الزُّورِ (30)



< حُفَّاءَ لِلَّهِ غَيْرِ مُشْرِكِينَ بِهِ وَمَنْ
< يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنْ
< السَّمَاءِ فَتُطْفَئُ الظُّمِيرُ أَفْ تَهْوِي بِهِ
< الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِينٍ (الحج: 31، 30) پس تم بتوکی
< پلیدگی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو اس حال میں کے
< اللہ کے لیے یہ کہو ہو اور اس کے ساتھ شرک کرنے والے نہ ہو
< اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا ہو آسمان سے گرا
< اور پرندے نے اسے اچک لیا یا ہوانے اسے کسی دور جگہ پھینک
< دیا۔ (5) آئندہ آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ صالح مومنین
< کو شرک سے ممانعت کا حکم دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
< ارشاد فرماتے ہیں: فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا
< صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ احداً (الکہف: 110) چنانچہ جو
< شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو وہ نیک عمل کرے
< اور اپنے رب کی عبادت کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ (درج
< آیت واضح دلیل ہے کہ اہل ایمان شرک کا نہ صرف ارتکاب کرتے
< ہیں، بلکہ دعویٰ ایمان کے باوجود نام نہاد مسلمانوں کی
< اکثریت میں شرک موجود ہی رہتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ
< ہے ”وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَاللَّوْهَمِ مُشْرِكُونَ“ (یوسف
< : 106) اور ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے مگر وہ اللہ کے
< ساتھ شرک کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ کئی قرآنی آیات جو اس بات
< کی شاہد ہیں کہ امت مسلمہ سے شرک کا ارتکاب ممکن ہے اور
< جیسے گزشتہ امتیں شرک و کفر کے ارتکاب کی وجہ تباہ و برباد
< ہوئی تھیں، امت مسلمہ میں بھی شرک کا وجود ان کی تباہی و
< بربادی کا باعث ہوگا۔ ذیل میں وہ احادیث ذکر کی جائیں گی
< جن میں امت مسلمہ کے شرک کے مرتکب ہونے کے دلائل ہیں۔ (1) عبد
< اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «
< مَنْ نَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ
< . وَ قُلْتُ أَنَا مَنْ نَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ
< شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ
< اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہو تو آگ میں داخل
< ہوگا اور میں (ابن مسعود) کہتا ہوں: جو شخص اس حال میں مرا کہ
< اس نے اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کیا ہو تو وہ جنت میں



< داخل ہوگا۔ (صحیح بخاری: 1238، صحیح مسلم: 92)۔ جابر بن عبد اللہ
< سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ نے فرمایا: «
< مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ
< الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَ اللَّهَ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ
< النَّارَ». جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملا کہ وہ اس
< کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کرتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا اور
< جس نے اللہ سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اس کے ساتھ کچھ شرک
< کرتا ہو تو آگ میں داخل ہوگا۔ (صحیح مسلم: 93)۔ (3) ابو ہریرہ
< سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَكُنْ نَبِيًّا
< دَعْوَةَ مُسْتَجَابَةٍ فَتَعْمَلْ كُلَّ نَبِيٍّ
< دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً
< لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ تَابَعَنِي لَمْ يَلِكْ
< شَاءَ اللَّهُ مِنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ
< بِاللَّهِ شَيْئًا» ہر نبی کی ایک دعا ہے جسے شرف قبولیت
< بخشا جاتا ہے، چنانچہ ہر نبی نے اپنی دعوت کو محبت میں
< کر لیا ہے، لیکن میں نے اپنی دعا کو روز قیامت کو اپنی امت
< کے لیے بطور سفارش چھپایا ہے پس وہ ان شاء اللہ وہ میری امت
< میں سے ہر اس شخص کو پہنچے گی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک
< نہ ٹھہرنا ہو۔ (صحیح مسلم: 199)۔ (4) ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
< رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
< تَضْطَرَّبَ الْبَنَاتُ نِسَاءً دَوْسٍ حَوْلَ ذِي
< الْاِخْلَاصَةِ». وَكَأَنْتَ صَدِّقًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ
< فِي الْبَلَدِ بَنَاتُ بَنَاتٍ اس وقت تک قیامت قائم
< نہ ہوگی حتیٰ کہ ذواالخلاصہ (بت) کے گرد دوس قبیلہ کی عورتوں
< کی سرینیں حرکت کریں گی۔ اور ذواالخلاصہ ایک بت تھا دور
< جاہلیت میں قبیلہ دوس اس کی پرستش کرتا تھا۔ (صحیح
< بخاری: 7116 صحیح مسلم: 2906: 5) عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ
< رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَا يَذُوبُ اللَّيْلُ
< وَالنَّارُ حَتَّى تَعْبُدَ اللَّاتُ وَالْعَزَى». «
< فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لِأَطْرُقَ
< حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ (هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ
< رَسُولَهُ بِالْأَمْرِ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ



« عَلَى الَّذِينَ كُفِرُوا وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ »
« أَنْ ذُكِّرُوا بِمَا قَالُوا » إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ
« ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَتَعَثَّ اللَّهُ
« رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفَّى كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ
« مِشْقَالٌ حَبَّةٍ نَزْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَيُنْقِئُ
« مَنْ لَاتَّخِرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ
« آبَائِهِمْ ». دن رات کا سلسلہ ختم نہ ہوگا حتیٰ کہ لات
« و منات کی عبادت ہونے لگے گی۔ اس پر میں نے عرض کیا: یا رسول
« اللہ! میں سمجھتی تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی
« ہے ”وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ
« بھیجا تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے، اگرچہ
« مشرکین اسے ناپسند کریں“ تو یہ آیت تام ہے (یعنی امت میں
« دوبارہ شرک نہ ہوگا) آپ نے فرمایا: جب تک اللہ تعالیٰ کی
« مشیت ہوگی یہی صورت حال ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ ایک خوش
« گوار ہوا بھیجیں گے تو جس کے دل میں رائی کے دانے برابر
« ایمان ہوگا وہ فوت ہو جائے گا، پھر وہ لوگ باقی بچیں گے جن
« میں ذرا خیر نہ ہوگی تو وہ اپنے آباء کے دین (شرک) کی طرف پلٹ
« جائیں گے۔ (صحیح مسلم: 2907) مذکورہ احادیث واضح دلیل ہیں کہ
« امت مسلمہ میں شرک کا وجود نہ صرف ممکن ہے، بلکہ امت مسلمہ
« کے کسی قبائل و افراد شرک کا ارتکاب ہی کریں گے اور قرب
« قیامت مسلمانوں کی اولاد شرک کے ارتکاب ہی کی وجہ سے ظہور
« قیامت کی راہ ہموار کرے گی۔ امت مسلمہ میں شرک کا وجود عمد
« صحابہ ہی میں شروع ہو گیا تھا اور مور زمانہ کے ساتھ مختلف
« تاویلات و تحریفات کے سہارے شرکیہ عقائد مسلمانوں میں
« راسخ ہوتے رہے اور مذہب کی آڑ میں اس کی مسلسل ترویج ہوتی
« رہی، بالآخر بعض متجددین نے امت مسلمہ سے شرک کو شجر
« ممنوعہ قرار دے دیا، لیکن وہ شرکیہ عقائد و نظریات جن کے
« ارتکاب سے سابقہ امتیں زوال و نامرادی کا شکار ہوئی تھیں
«، اگر امت مسلمہ وہی عقائد و نظریات اختیار کرے گی تو یہ بھی
« درگاندہ راہ ٹھہرے گی۔ اس کی مزید توضیح حالی کے ان اشعار
« سے ہوتی ہے ”کرے غیر بت کی بلو جا تو کافر جو ٹھہرائے بیٹا
« خدا کا تو کافر جھکے آگ پر بحر سجدہ تو کافر کواکب میں



مانے کرشمہ تو کافر مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں پرستش
کریں شوق سے جس کی چاہیں نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
ماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں مزاروں پی دن رات نظریں
چڑھائیں شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں نہ توحید میں
کچھ خلل اس سے آئے نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے مسلمانوں
کا موجودہ دوغلا پن اور شرکیہ و کفریہ اعتقادات و اعمال
دیکھ کر ایک ہندو شاعر پھٹ پڑتا ہے اور زبان حال سے یوں
گویا ہوتا ہے۔ "ایک ہی پر بھو کی پوجا ہم اگر کرتے نہیں
ایک ہی در پر مگر سر آپ بھی دھرتے نہیں اپنی سجدہ گاہ دیوی
کا اگر استخان ہے آپ کے سجدوں کا مرکز قبر جو بے جان ہے
اپنے معبودوں کی گنتی ہم اگر رکھتے نہیں آپ کے مشکل کشاؤں
کو بھی گن سکتے نہیں "تجتنے کنکرتے شنکر" یہ اگر
مشورے ساری درگا ہوں پہ سجدہ آپ کا دستور ہے اپنے دیوی
دلیوتاؤں کو اگر ہے اختیار آپ کے ولیوں کی طاقت کا نہیں
حد و شمار وقت مشکل ہے اگر نعرہ مرا بجزنگ ملی آپ بھی
وقت ضرورت نعرہ زن ہیں یا علی لیتا ہے اوتار پر بھو
جبکہ اپنے دیں میں آپ کہتے ہیں "خدا ہے مصطفیٰ کے جیسے
میں" جس طرح ہم ہیں بجاتے مندروں میں گھنٹیاں تڑتوں پر
آپ کو دیکھا بجاتے تالیاں ہم بھجن کرتے ہیں گا کر دلیوتاکی
خوبیاں آپ بھی قبروں پہ گاتے بھوم کر تو الیاں ہم چڑھاتے
ہیں بتوں پر دودھ یا پانی کی دھار آپ کو دیکھا چڑھاتے مرغ
چادر، شاندار بت کی پوجا ہم کریں، ہم کو ملے "نار سقر
آپ پوجیں قبر تو کیونکہ نخلے جنت میں گھر؟ آپ مشرک، ہم بھی
مشرک معاملہ جب صاف ہے جنتی تم، دوزخی ہم، یہ کوئی انصاف
ہے مورتی ہتھ کی پوجیں گرا تو ہم بدنام ہیں آپ "سنگ
نقشیا" پوجیں تو نیکنام ہیں کتنا ملتا جلتا اپنا آپ
سے ایمان ہے آپ کہتے ہیں مگر ہم کو "تو بے ایمان ہے"
شرکیہ اعمال سے گر غیر مسلم ہم ہوتے پھر وہی اعمال کر کے آپ
کیوں مسلم ہوتے ہم بھی جنت میں رہیں گے تم اگر ہو جنتی
ورنہ دوزخ میں ہمارے ساتھ ہوں گے آپ بھی ہے یہ تیر کی صدا
سن لو مسلمان غور سے اب نہ کہنا دوزخی ہم کو کسی بھی طور سے
(اوم پرکاش تیر، لدھیانوی) رہا اہل حدیث کو خوارج کہنا



< تو یہ نری جہالت اور فرقہ خوارج کے عقائد و نظریات سے
< لاعلمی کا نتیجہ ہے، خوارج اور اہل حدیث کے عقائد میں
< زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر فرق باطلہ کے کفر و شرک اور
< بدعات کو طشت ازہام کرنا خوارج سے مشابہت کا سبب ہے تو
< فریضہ حق علما حق بیان کرتے آئے ہیں اور کرتے رہیں گے، جب
< کہ اندر کی بات یہ ہے کہ ان معترضین کے امام موصوف امت
< مسلمہ کے دیگر فرقوں کو کافر و مرتد قرار دینے اور انہیں
< مطعون کرنے میں خاص ملکہ رکھتے اور پھر عالم میں شہرت
< خاص رکھتے ہیں۔ اس لیے بے تکے دلائل اور بلاوجہ مسلمانوں
< کو کافر قرار دینے میں یہ خوارج سے زیادہ مناسبت رکھتے
< ہیں۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں احکام و مسائل

جلد 01